سوالات کی بارش ۔ قرآن پر سوال کرنے کے آداب

سُوۡرَةُ بنیَ اسرآئیل آیت ۸۹ کے مطابق اللہ نے قرآن میں ہر طرح کی مثالیں بیان کری ہیں۔

اگر کسی کو پتہ نہیں ہے تو خود انٹرنیٹ پر تلاش کریں اور پھر بھی نہ ملے تو کسی عالم سے پوچھ کر پھر خود اسے سمجھنے کے لئے وقت لگایں اور تلخ لہجے میں سوال کرنے سے پرہیز کریں ۔

اگر کوئ یہ کہے کہ قرآن میں کہاں ہے جبکہ سنی سنای باتوں میں تو ہے وہ دراصل قرآن پر سوال اٹھا رہا ہوتا ہے جس کا مطلب ہے اللہ پر سوال اٹھانا ۔ وہ قرآن کا منکر ہوتا ہے یعنی کہ وہ اللہ کا منکر بھی بن جاتا ہے ۔

چھوٹے سے چھوٹے مسائل مثلاً سُوۡرَةُ البَقَرَة آیت ۱۸۹ میں ہے کہ اپنے گھروں میں مرکزی دروازے سے آؤ ۔ تو پھر بھی اگر کوئ یہ سمجھتا ہے کہ قرآن میں انکے سوال کا جواب نہیں ہے تو وہ اپنی اصلح کریں کہ کہیں اللہ کی پکڑ نہ آجائے ۔

نکاح کے مسائل کے بارے میں سُوۡرَةُ النِّسَاء میں تفصیل سے ہے اور کچھ سُوۡرَةُ البَقَرَة میں بھی ہے کہ مرد و عورت دونوں عاقل و بالغ ہوں، مرد مہر ادا کرے اور کم از کم دو گواہ ہوں ایک مرد اور دوسرا عورت کی طرف سے اور کس سے شادی کی جا سکتی ہے اور کس سے نہیں وغیرہ ۔

قرآن میں اللہ نے دو طرح کے محکامات بتائے ہیں ۔ بیشتر محکامات صاف ہیں اور بہت تھوڑے کے لئے نشاندہی کردی ہے کہ وہاں دیکھو ، مثال کے طور پر نماز اور حج و عمرہ کے احکامات ۔ تمام عبادات حضرت ابراہیمؑ کے زمانے سے رایج ہیں ۔